VOICE OF VICADEMIA

2024

Edited by

Uma Ray Srinivasan
Indrani Chakraborty

Victoria Institution (college)
78 B, Acharya Prafulla Chandra Road. Kolkata 700009

Voice of VICADEMIA

Edited by

Uma Ray Srinivasan
Indrani Chakraborty

Victoria Institution (College)
78 B, Acharya Prafulla Chandra Road
Kolkata - 700 009

Published by

Penprints India

Voice of VICADEMIA

Edited by Uma Ray Srinivasan and Indrani Chakraborty

Published by **Penprints**
Official Address: 38/2 A. N. Saha Road, Kolkata-700048,
West Bengal, India.
Phone no-8697875467
Website - www.penprints.in

Copyright - Victoria Institution (College)

Voice of VICADEMIA is a multi-disciplinary, multi-lingual anthology covering a wide range of sociological, humanistic, literary pursuits of the academia, compiled and published under the aegis of **Dr. Maitreyi Ray Kanjilal, Principal - Victoria Institution (College).**

Cover Design by: Dr. Atreyi Paul

Price: INR 500 | $ 20
First Edition - June, 2024

ISBN: 978-81-967932-8-9
ISBN 10 : 81-967932-8-6

All rights reserved, No part of this publication may be reproduced, distributed or transmitted in any form or by any means, including photocopying, recording, or other electronic or mechanical methods, without the prior written permission of the publisher and the author, except in the case of brief quotations embodied in critical reviews and certain other non-commercial uses permitted by copyright law. All legal matters concerning the publication/publisher shall be settled under the jurisdiction of Calcutta High Court only.

Printer: S. P. Communications Pvt. Ltd. 1st Floor, Merlin Marigold, 31B, Raja Dinendra St, Yogi Para, Garpar, Machuabazar, Kolkata, West Bengal 700009

Contents

From the Principal's Desk 7

Editorial I 9
Uma Ray Srinivasan

Editorial II 14
Indrani Chakraborty

In Memoriam

বৃজ শ্যাম : সুরে ও ছন্দে 22
অরিন্দম ভট্টাচার্য

শাঁওলী মিত্র : নাট্য-নন্দিনী 25
সুকৃতি লহরী

সুরের যাদুকর ওস্তাদ রশিদ খান 28
অদিতি চট্টোপাধ্যায়

Part 1 : Keshub Chandra Sen

কেশবচন্দ্র, ঠাকুর বাড়ি ও রবীন্দ্রনাথ 34
তপোব্রত ব্রহ্মচারী

Part 2 : Literature and Social Sciences

মহাভারতস্য বৈদিকী ভাষা 47
ড. অদিতি ভট্টাচার্যা

Revisiting Arundhati Roy's *The God of Small Things* 56
Uma Ray Srinivasan

Post Colonial Contestation: Dominance, Resistance and Mimicry in Postcolonial Discourse and Chinua Achebe's *Things Fall Apart* 70
Anuradha Basu

সত্তরের দশকের রাজনৈতিক প্রেক্ষিত : বাংলা ছোটগল্প
ইন্দ্রাণী চক্রবর্তী 85
বাঙালী মুসলমান ও হিন্দুর জীবন দর্পন - হুমায়ূন আহমেদ-এর কথা সাহিত্য 129
জামিলাতুল ফেরদৌস
حیدر العین قرۃ
Quratul-Ain-Haider 154
Farhat Ara Kahkashan
ناول "زندہ محاورے پر ایک نظر
Novel "Zinda Mohawre" Per Ek Nazar 159
Nikhat Jahan
বঙ্গসমাজের মেয়েদের রচনায় তাদের অবস্থান (১৮৫০-১৯২০) 164
সুচন্দ্রা গুহ
সুন্দরবনের আদিবাসী সমাজের আর্থ-সামাজিক ও সাংস্কৃতিক ইতিহাস 173
বাসরী হালদার

Contributors 203

قرۃ العین حیدرؔ

Farhat Ara Kahkashan

تلخیص(Abstract)

قرۃالعین حیدرؔ کا شمار صف اول کے ممتاز اور مایہ ناز فنکاروں میں ہوتا ہے۔ بیسویں صدی کے مذاکرات، چیلنجس، کرائسس، بحران وسرگرمیوں کو انہوں نے ایک منفرد انداز میں، نئے رنگ و آہنگ کے ساتھ اپنے افسانوں اور ناولوں میں یکجا کیا ہے۔ اس نوعیت کے چند بہت اہم، معرکتہ آلارا اور شاہکار ناولوں کو انہوں نے اردو فکشن کی زینت بنایا۔ اور اردو ناولوں کی دنیا میں ایک قد آور شناخت کی مالک بن بیٹھی۔ حیدرؔ کا ناول آگ کا دریااور آخری شب کے ہم سفر وغیرہ وغیرہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ ‘آگ کا دریا” کے ذریعہ انہوں نے شعور کی رو کو پہلی بار اردو دنیا سے روشناس کرایا۔ اس ناول میں ڈھائی ہزار سال قبل کی ہندوستانی تہذیب کی ترجمانی کی ہے۔ پاٹلی پتر کے ہندو راجاؤں کے سنہرے دور سے لیکر مسلمانوں کی آمد اور فتح ہند کی تاریخ، اور پھر ایسٹ انڈیا کمپنی کا تسلط اور ملک کی آزادی اور تقسیم کو بہت ہی خوبصورت اور دلآویز انداز میں کئی ابواب میں پیش کیا ہے۔

خواتین فکشن نگاروں کی صف میں قرۃ العین حیدرؔ ایک اہم اور نمایاں مقام کی حامل ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حیدرؔ کا شمار نہ صرف اردو ادب بلکہ دیگر زبانوں کے ان فنکاروں میں ہوتا ہے جو پیچیدہ، مشکل پسند اور دقت طلب دائرہ عمل کو ترجیح دیتی ہیں۔ ان کے ناولوں کے بہاؤ میں بہت ساری چیزیں، بہت سارے تجربے، حیات کے کئی اہم فلسفے پر انکا دائرہ ایک ساتھ وسیع ہوجاتا ہے، جو قاری کی فہم کے لئے ایک چیلنج کھڑا کردیتا ہے۔زماں و مکاں سے بے خبر ہونے کے باوجود قاری سے یہ امید کرتی ہیں کہ وہ تاریخ کے علاوہ مافوق نظرئیے سے بھی آشنائی رکھیں۔ Metahistorical التاریخ پر بھی نظر رکھے۔ حیدرؔ کی فکشن کی دنیا ایک گھنے جنگل کی مترادف ہے۔ اس الگ طرز کے جنگلاتی ماحول کی دنیا میں قاری کہیں گم ہو جاتا ہے، کہیں انہیں راستہ مل جاتا ہے۔ کہیں گم شدہ حقیقتوں کی از سر نو بازیافت ملتی ہے تو کہیں بھول بھلیاں اور خیالات کی پیچیدگیوں میں الجھ کر فرار کے ہر امکانات مٹتے نظر آتے ہیں۔

قرۃ العین حیدرؔ کے فکشن خواہ وہ افسانوں کی شکل میں ہو ں یا ناول کی روپ میں ایک طرف تو یہ تقسیم ملک اور ہجرت کے المیوں سے جڑے ہوئے ہیں اور دوسری جانب ان کا رابطہ دوسری عالمی جنگ کی تباہی اور تخریب کاری سے پیدا شدہ بین الاقوامی مسائلِ زندگی سے بھی ہے۔آزادیٔ ہند کے نتیجے میں ہونے والے فسادات، کشف، اور خون و تہذیبوں کے مٹنے، ابھرتے نقوش، تمدن و ثقافت کی پامالی،قدروں کی شکست وریخت نے فرد کی جذباتی، سماجی، معاشی اور روحانی بنیادوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ ان تمام مٹتے اور متزلزل اقدار